خبر ونظر

اگست 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

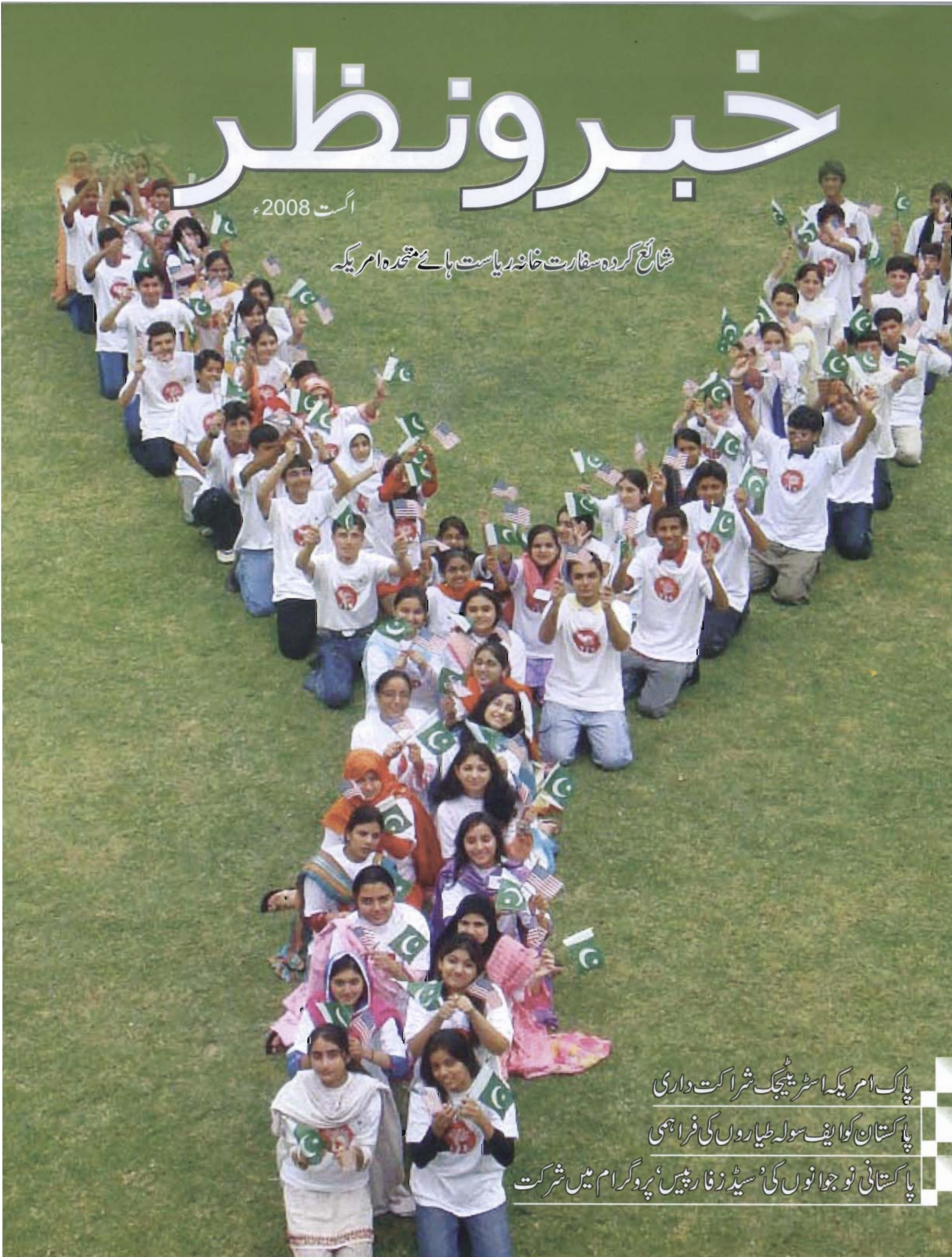

پاک امریکہ اسٹریٹیجک شراکت داری

پاکستان کو ایف سولہ طیاروں کی فراہمی

پاکستانی نوجوانوں کی 'سیڈز فار پیس' پروگرام میں شرکت

سندھ کے صوبائی وزیرِ تعلیم پیر مظہر الحق اور یو ایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز 90 ملین ڈالر مالیت کے تعلیمی پروگرام کی صوبہ سندھ میں توسیع کے لئے مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کر رہے ہیں۔ اس موقع پر کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی بھی موجود ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کی شعبہ امورِ عامہ کی افسر کے میفیلڈ اور امریکی قونصل خانہ کراچی کی امورِ عامہ کی افسر کیرن والٹرز ڈیویس کراچی میں موہٹہ پیلس میں منقش سرامکس کی تاریخ کے حوالے سے نمائش کے موقع پر۔

پاکستانی اساتذہ کی پلی ماؤتھ یونیورسٹی میں تعلیم کی غرض سے روانگی کے سلسلہ میں اسلام آباد میں 23 جون کو منعقد کی گئی تقریب میں امریکی کلچرل اتاشی اور دیگر مہمان شریک ہیں۔

امریکی سفارتخانہ کے ڈپٹی ریجنل سیکورٹی آفیسر ڈیوڈ ایملی لیونز اسلام آباد میں ایس ایس پی ڈاکٹر محمد نعیم خان کو سیکورٹی گیئر حوالے کرنے کے موقع پر۔

ریجنل انگلش لینگوئج آفیسر رچرڈ بوہم اور انگلش لینگوئج فیلو لز انگلینڈ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں انگریزی کی تدریس کے موضوع پر ایک ورکشاپ کے شرکاء کے ہمراہ۔

خبرونظر

اگست 2008ء

فہرستِ مضامین

04 ــــــ قارئین خبرونظر کے خطوط

04 ــــــ امریکی مسلمانوں کے تنوع کو اجاگر کرنے کے بارے میں وائس آف امریکہ کی سیریز

05 ــــــ اسٹریٹیجک شراکت داری کی جڑیں سیکورٹی اور اقتصادی تعلقات میں پیوستہ ہیں: صدر بش

06 ــــــ امریکہ۔ پاکستان سٹریٹیجک شراکت داری پر مشترکہ بیان

08 ــــــ امریکہ کی جانب سے پاکستان کو ایف سولہ طیاروں کی فراہمی مکمل

10 ــــــ پاکستان کے انتخابی نظام کی اعانت کیلئے یو ایس ایڈ کی امداد

11 ــــــ امریکی امداد سے پاکستان میں فٹبال کا فروغ

13 ــــــ سول سوسائٹی کے کارکنوں کیلئے تربیتی ورکشاپس

14 ــــــ امریکی انڈر سیکرٹری خارجہ کا مستحکم معاشی حکمت عملی کی ضرورت پر زور

15 ــــــ آبادی وصحت عامہ کا سروے خدمات کی فراہمی میں مشعل راہ

16 ــــــ نوجوانوں کا تبادلہ وتعلیمی پروگرام ۔ زندگی بدل دینے والا سفر

18 ــــــ پشتو ریڈیو ڈرامہ کے ذریعہ سماجی مسائل کے متعلق آگہی

19 ــــــ بھارتی اور پاکستانی نوجوانوں کی ''سیڈز آف پیس'' پروگرام میں شرکت

20 ــــــ آزادی کی خواہش ایک عالمگیر حقیقت ہے۔ یوم آزادی 2008ء پر صدر بش کا پیغام

ایڈیٹر اِن چیف

لُو فِنٹر

پریس اتاشی

امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا۔۵، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000، فیکس: 051-2278607

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

طباعت و ڈیزائن

کلاسیکل پرنٹرز، اسلام آباد

اردو سر ورق

2008-2009ء میں نوجوانوں کے تبادلہ وتعلیمی پروگرام کے تحت منتخب کردہ 61 طالب علم 23 سے 27 جون تک کراچی میں روانگی سے قبل ایک معلوماتی پروگرام میں شرکت کے لئے جمع ہوئے۔ انہوں نے روانگی سے قبل انگریزی زبان کا حرف Y بنایا جو نوجوانوں کے اس پروگرام کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

قارئین "خبرونظر" کے

خطوط

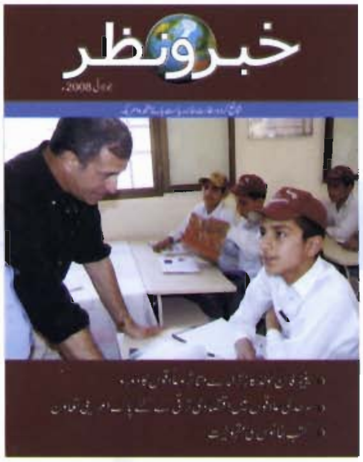

فاٹا کی تہذیبی روایات

جولائی کا شمارہ ملا۔ یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ امریکہ فاٹا میں سلامتی کی صورت حال کو بہتر بنانے اور ترقیاتی کاموں میں اعانت کے لئے تیار ہے۔لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کے قبائلی علاقے ایک منفرد طرز زندگی اور رسم ورواج کے حامل ہیں اور وہاں ترقیاتی منصوبوں کو شروع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھئے گا کہ وہاں کی تہذیبی روایات پائمال نہ ہوں۔اِس حوالے سے قبائلی بھائی بڑے حساس واقع ہوئے ہیں۔سینیٹر کیصی کے دورۂ کراچی کے بارے میں مضمون معلوماتی تھا۔کراچی یقیناً پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور ہمارے روشن مستقبل کی کلید ہے۔ (طارق محمود، لانڈھی، کراچی)

شعور بیدار کیا جائے

خبرونظر کے تازہ شمارے میں فکری املاک کے حوالے سے شائع ہونے والا مضمون پڑھ کر اطمینان ہوا کہ پاکستان میں بھی اس میدان میں پیش رفت ہورہی ہے۔ایک محقق، ایک مصنف، ایک سائنسدان کے لئے اس کی فکری کاوش ہی اس کا سرمایہ ہوا کرتی ہے۔ادبی وعلمی سرقہ بازی ایک بہت بڑی بددیانتی ہے۔اسی طرح کسی دوا یا مصنوعات کی غیر قانونی تیاری کی بھی ایک مہذب معاشرہ میں اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں میں فکری املاک کے حقوق کے تحفظ کیلئے شعور بیدار کیا جائے۔ (علاؤالدین صدیقی، پشاور)

باعثِ حیرت

امریکی سفارتکار میری نیل برائنٹ کا یہ کہنا کہ امریکہ میں کتب خانے آج پہلے سے کہیں زیادہ مقبول ہیں ہم پاکستانیوں کے لئے باعث حیرت ہے۔ ہمارے ملک میں کتب بینی کا رواج تو کب کا متروک ہو چکا ہے۔نئی نسل کو تو ٹی وی اور انٹرنیٹ کے سوا کچھ سُوجھتا ہی نہیں۔ ہمارے ہاں لائبریریوں کا حال بھی کوئی زیادہ مثالی نہیں ہے۔ عام آدمی غم روزگار کا ہو رہا۔ یوں لگتا ہے کہ لکھنا پڑھنا شائد ہماری ترجیحات میں شامل نہیں ہیں۔ (ہمایوں سلطان، فیصل آباد)

مشرق اور مغرب میں تضاد؟

مغربی زندگی کے حوالے سے ہما خان کا مضمون پڑھ کر ایسا محسوس ہوا کہ مشرق اور مغرب میں کوئی فرق یا تضاد نہیں ہے۔اگر یہ بات درست تسلیم کرلی جائے تو پھر تہذیبی تصادم کی سی کیفیت کیوں پیدا ہورہی ہے؟ آخر کس جگہ کوئی غلطی ہوئی ہے یا پھر کوئی زبردست غلط فہمی موجود ہے؟ اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے اس جدید دور میں کوئی غلط تاثر فوری طور پر دُور ہونا چاہیئے۔ممکن ہے دونوں طرف کچھ ایسے عناصر ہوں جو اپنے مفادات کی خاطر دنیا کو امن کا گہوارہ نہ بننے دینا چاہتے ہوں۔ (پروفیسر شہاب الدین، میانوالی)

امریکی مسلمانوں کے تنوع کو اجاگر کرنے کے بارے میں وائس آف امریکہ کی سیریز

وائس آف امریکہ کی نئی ہفتہ وار ملٹی میڈیا سیریز 'مسلمانوں کا امریکہ' انٹرویوز، مذاکروں اور ذاتی کوائف پر مبنی ہے جس میں امریکی مسلمانوں کے تنوع اور امریکی مسلمانوں کے تجربات کے بارے میں حقائق اور مفروضوں کے درمیان فرق اجاگر کیا گیا ہے۔ وائس آف امریکہ کی اردو سروس کے سربراہ جنیفر جین نے کہا" ہم اس سیریز میں امریکی مسلمانوں کے مختلف تصورات اور یہ جائزہ پیش کرنا چاہتے ہیں کہ آج کے امریکہ میں مسلمان ہونے سے مراد کیا ہے۔جیسا کہ اس شو کے عنوان سے ظاہر ہوتا ہے، امریکی مسلمان اپنے بارے میں جس طرح کی تشریح کرتے ہیں، امریکی ہونا اس کا ایک اہم حصہ ہے۔" پاکستان میں اردو زبان میں یہ سیریز جمعہ کے روز تیس، تیس منٹ کے دو پروگراموں میں پیش کی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک پروگرام 'آج' ٹی وی پر پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق صبح ساڑھے آٹھ بجے اور دوسرا پروگرام 'جیو' ٹی وی پر شام ساڑھے سات بجے نشر کیا جاتا ہے۔'مسلمانوں کا امریکہ' سیریز درج ذیل ویب سائٹ پر اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں دستیاب ہے: www.voanews.com/urdu

اسٹریٹیجک شراکت داری کی جڑیں سیکورٹی اور اقتصادی تعلقات میں پیوستہ ہیں: صدر بش

واشنگٹن: صدر جارج بش اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی 28 جولائی 2008 ءکووائیٹ ہاؤس کے جنوبی سبزہ زار میں میڈیا کے لئے بیان جاری کر رہے ہیں۔ (AP Photo/Ron Edmonds)

واشنگٹن۔۔صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا ہے کہ پاکستان ہمارا ایک کلیدی اتحادی ملک ہے، جہاں فعال جمہوریت قائم ہے۔امریکہ پاکستان کی نئی منتخب حکومت کے ساتھ شراکت داری کو پروان چڑھائے گا تاکہ دہشت گردی کا مقابلہ کیا جاسکے اور علاقے میں امن کو فروغ حاصل ہو۔28 جولائی کو وائیٹ ہاؤس میں پاکستان کے وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی کے ساتھ ملاقات کے بعد صدر بش نے کہا:''امریکہ جمہوریت کی اور پاکستان کی خودمختاری کی حمایت کرتا ہے۔ہم پاکستان کے وزیر اعظم کے اُس ٹھوس موقف کی بھی حمایت کرتے ہیں، جو انہوں نے انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کے خلاف اختیار کیا ہے، کیونکہ انتہا پسند اور دہشت گرد نہ صرف ہمیں نقصان پہنچانے کے درپے ہیں بلکہ انھوں نے پاکستان کے اندر بھی لوگوں کو نقصان پہنچایا ہے۔''

صدر بش نے کہا کہ سرحد کے آرپار سیکورٹی مضبوط بنانا افغانستان میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط بنانے کے لئے بہت ضروری ہے اور یہ پاکستان کی حفاظت کے لئے بھی ضروری ہے، کیونکہ پاکستان بھی انتہا پسند گروپوں کی سیاسی تشدد کی مہم کا شکار ہے۔وزیر اعظم گیلانی نے 28 جولائی کو صدر بش سے ملاقات کے بعد کہا:''یہ ہماری اپنی جنگ ہے کیونکہ یہ پاکستان کے خلاف لڑی جارہی ہے۔ہم اپنے مفاد کی خاطر یہ جنگ لڑیں گے۔''

دونوں رہنماؤں نے ملاقات میں پاکستان کے لئے ترقیاتی اور اقتصادی امداد پر بھی غور کیا، نہ صرف مستقبل کے انتہا پسندوں کی حوصلہ شکنی کا ذریعہ ثابت ہوگی بلکہ اُس کوشش کا بھی ایک اہم حصہ ثابت ہوگی، جسے امریکی حکام اپنے ایک اہم علاقائی اتحادی ملک پاکستان کے ساتھ امریکہ کے تعلقات کو فعال بنانے کی کوشش قرار دیتے ہیں۔ پریس سیکرٹری وائیٹ ہاؤس ڈانا پرینو کے مطابق ملاقات میں صدر بش نے پاکستان کو آئندہ دو سال کے دوران خوراک کی شکل میں 115 ملین ڈالر کی نئی امداد کی پیشکش کی، تاکہ پاکستان عالمی سطح پر خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے عہدہ برآ ہوسکے۔اس امداد میں 42.5 ملین ڈالر کی امداد آئندہ چھ سے نو ماہ کے عرصے میں دستیاب ہوگی۔

امریکہ۔ پاکستان
اسٹریٹیجک شراکت داری پر مشترکہ بیان

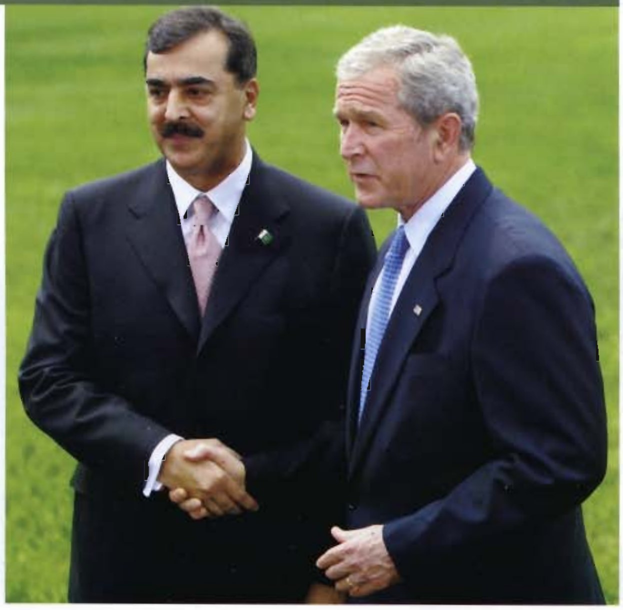

واشنگٹن: صدر جارج بش اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی وائٹ ہاؤس میں میڈیا کے لئے بیان جاری کرنے کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ (AP Photo/Evan Vucci)

صدر جارج ڈبلیو بش نے 28 جولائی 2008ء کو واشنگٹن میں وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی کا خیر مقدم کیا جو پاکستان کی جمہوری طور پر منتخب ہونے والی حکومت کے سربراہ کے طور پر اپنے پہلے دورے پر امریکہ پہنچے۔ صدر بش اور وزیر اعظم گیلانی نے امریکہ اور پاکستان کے درمیان طویل المیعاد سٹریٹیجک شراکت داری کے بارے میں اپنے عزم کا اعادہ کیا جو یکساں اقدار پر مبنی ہے اور پاکستان اور خطے میں پائیدار امن، سلامتی، استحکام، آزادی اور خوشحالی لانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ صدر نے پاکستان کی خودمختاری، آزادی، اتحاد اور علاقائی سالمیت کیلئے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔ دونوں لیڈروں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ پاکستان اور امریکہ کے وسیع البنیاد تعلقات میں لوگوں کی بہتری پر توجہ مرکوز رہنی چاہیئے اور اس سلسلے میں قومی ترقی کے ایجنڈے پر جامع انداز میں عمل درآمد کیلئے پاکستان کی مدد کی جانی چاہیئے۔ پاکستان اور امریکہ دہشت گردی کا خطرہ دور کرنے، مضبوط جمہوری اداروں کے قیام، تعلیم کو جدید بنانے، اقتصادی ترقی اور مواقع بڑھانے کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

صدر بش اور وزیر اعظم گیلانی نے ہر طرح کی دہشت گردی کی مذمت کا اعادہ کیا۔ انہوں نے یہ بات تسلیم کی دہشت گردی اور شدت پسندی پاکستان، امریکہ اور عالمی برادری کیلئے مشترکہ خطرہ ہے۔ دونوں لیڈروں نے یہ خطرہ دور کرنے اور زیادہ سے زیادہ تعاون کے ذریعے عسکریت پسندوں یا دہشت گردوں کے مکمل خاتمے کیلئے مل جل کر کام کرنے کا عہد کیا۔ پاکستانی عوام اور پاکستان کی سیکیورٹی فورسز نے دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں جو قربانیاں دی ہیں صدر نے ان کا اعتراف کیا۔ صدر اور وزیر اعظم نے اس بات کا اعادہ کیا کہ دہشت گردی کے خلاف کامیابی کیلئے ایسی جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے جو زیادہ سے زیادہ سیکیورٹی، بہتر نظم و نسق اور لوگوں بالخصوص پاکستان کے کم ترقی یافتہ علاقوں کے عوام کیلئے سماجی اور اقتصادی ترقی کے مواقع پر مبنی ہو۔ صدر اور وزیر اعظم نے ان خاندانوں سے دلی ہمدردی ظاہر کی جو پاکستان میں خودکش اور دوسرے دہشت گردانہ حملوں کا نشانہ بنے ہیں۔ وزیر اعظم نے خطے میں امن و استحکام کے فروغ کیلئے امریکی کوششوں کی تعریف کی۔ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کو ضروری امداد اور آلات کی فراہمی کیلئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔

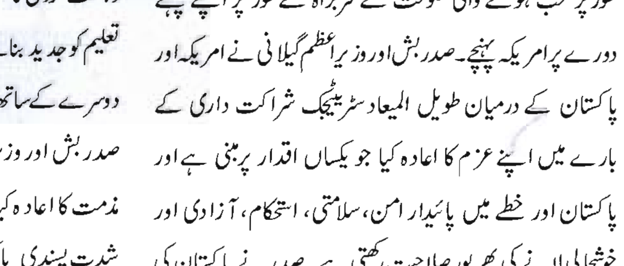

واشنگٹن: وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس 29 جولائی 2008ء کو وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی سے ملاقات کر رہی ہیں۔ (APP Photo)

دونوں لیڈروں نے تجارتی لین دین کو وسعت دینے، سرمایہ کاری کی فضا بہتر بنانے اور سرکاری اور نجی شعبوں میں تعاون بڑھانے سمیت دوطرفہ اقتصادی تعاون میں اضافے کا بھی عزم ظاہر کیا اور پاکستان میں خوراک اور توانائی کی دستیابی یقینی بنانے کے علاوہ بنیادی سہولتوں کے ڈھانچے اور سماجی شعبوں میں سرمایہ کاری میں مدد دینے کیلئے مل جل کر کام کرنے سے اتفاق کیا۔ سٹریٹیجک شراکت داری کیلئے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے صدر بش اور وزیر اعظم گیلانی نے سٹریٹیجک مذاکرات کے ستمبر 2008 میں ہونے والے دور کو اہمیت دی جس کی صدارت امریکی نائب وزیر خارجہ اور پاکستان کے وزیر خارجہ مشترکہ طور پر کریں گے۔ مذاکرات کے اس دور کے بعد باہمی دلچسپی کے معاملوں کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے گا۔ علاوہ ازیں دونوں لیڈروں نے عزم ظاہر کیا کہ ترقی، دہشت گردی کے خاتمے، اقتصادی بہتری اور علاقائی تعاون بڑھانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے۔

خوراک، صحت، تعلیم، توانائی اور جمہوری نظام کے شعبوں میں پاکستان عوام کی ضروریات پر توجہ

* دونوں لیڈروں نے امریکی کانگریس میں کی جانے والی ان حالیہ کوششوں کا خیر مقدم کیا جن کا مقصد تعلیم، زراعت اور توانائی سمیت

مختلف شعبوں میں پاکستان کی فوری ضروریات پوری کرنے میں مدد دینے کیلئے امریکی امداد فراہم کرنا ہے۔ صدر، پاکستان کو طویل عرصے تک امریکی امداد کی مسلسل فراہمی یقینی بنانے کیلئے کانگریس کے ساتھ کام جاری رکھیں گے۔

* دونوں لیڈروں نے سٹریٹیجک مذاکرات کے تحت زرعی تعاون کیلئے الگ طریقہ کار اختیار کرنے سے اتفاق کیا۔

* امریکہ خوراک کی دستیابی یقینی بنانے میں مدد دینے کیلئے پاکستان کو 11 کروڑ 55 لاکھ ڈالر کی امداد دے گا۔ اس میں سے 4 کروڑ 25 لاکھ ڈالر اگلے نو ماہ میں فراہم کئے جائیں گے۔

* امریکہ بیماریوں پر قابو پانے کی سرگرمیوں میں پاکستان کی مدد کرے گا اور اس سلسلے میں ہیپاٹائٹس اور دوسرے متعدی امراض کو پھیلنے سے روکنے کے بارے میں وزیراعظم کے پروگرام میں اضافہ کیا جائے گا۔

* امریکہ نے پاکستان میں 3 کروڑ ڈالر لاگت کے اپنے توانائی کے ترقیاتی پروگرام پر روشنی ڈالی جس میں بجلی کی دستیابی، مناسب نرخوں پر فراہمی اور بجلی کے نظاموں کی بہتری پر خاص طور سے توجہ دی جائے گی۔

* امریکہ اور پاکستان توانائی کے بارے میں پاک۔امریکہ مذاکرات کے اگلے دور کی بات چیت اس موسم خزاں میں کریں گے جس کا مقصد توانائی کی بڑھتی ہوئی مانگ پوری کرنے میں پاکستان کی مدد کرنا ہے۔

* دونوں لیڈروں نے تعلیم سے متعلق امریکہ۔ پاکستان مذاکرات کے اگلے دور کی بات چیت اس سال کے آخر میں کرنے سے اتفاق

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی واشنگٹن میں وزیر دفاع رابرٹ گیٹس سے ملاقات کر رہے ہیں۔ (APP Photo)

کیا۔

* دونوں لیڈروں نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں دوطرفہ فریم ورک سمجھوتے کے تحت سائنس اور ٹیکنالوجی میں اپنا بھرپور تعاون بڑھانے اور جاری رکھنے سے اتفاق کیا۔

* امریکہ نے اپنی اس امداد پر روشنی ڈالی جو مختلف منصوبوں کیلئے رقوم کی فراہمی کے ذریعے جمہوریت کے فروغ اور بہتر نظم ونسق کی غرض سے فراہم کی جارہی ہے۔

دوطرفہ تجارت کا فروغ اور کاروباری فضا کی بہتری

* دونوں لیڈروں نے اس مشترکہ عزم کی تجدید کی کہ تعمیر نو مواقع زونز کے قیام کیلئے اقدامات کئے جائیں گے جن سے پاکستان اور افغانستان کے مختلف حصوں میں تجارتی مواقع بڑھیں گے۔

* امریکہ اور پاکستان دونوں ملکوں کے درمیان 2008 سے پہلے براہ راست نان سٹاپ پروازوں کا مقصد حاصل کرنے کیلئے مل جل کر کام کریں گے، عوام کے عوام سے رابطوں میں اضافہ کریں گے اور دونوں ملکوں کے لوگوں کے فائدے کیلئے سرمایہ کاری کی فضا بہتر بنائیں گے۔

* امریکہ اور پاکستان نے دوطرفہ سرمایہ کاری کے سمجھوتے کے بارے میں مذاکرات کی صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے اہلکاروں کا اجلاس جلد بلانے سے اتفاق کیا۔

* دونوں ملک تجارت اور سرمایہ کاری کے فریم ورک سمجھوتے کے تحت مشترکہ کونسل کا دوبارہ اجلاس ستمبر 2008 میں بلائیں گے۔

* امریکہ۔ پاکستان اقتصادی مکالمہ 11 اگست کو اسلام آباد میں ہو گا۔

دہشت گردی کے خلاف اور سکیورٹی کے بارے میں تعاون میں اضافہ

* دونوں لیڈروں نے سکیورٹی کے شعبے میں طویل المیعاد تعلقات مستحکم کرنے سے اتفاق کیا تاکہ تربیت اور آلات کی فراہمی کے ذریعے پاکستان کی دفاعی صلاحیت بالخصوص انسداد دہشت گردی کے شعبے میں یہ صلاحیت بہتر بنائی جا سکے۔

* دوطرفہ دفاعی مشاورتی گروپ کا اجلاس اس موسم خزاں میں پھر بلایا جائے گا اور اس میں عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، ایوان نمائندگان کی اسپیکر نینسی پیلوسی اور ایوان کے اقلیتی رہنما جان بوہنر مانچسٹر میں صحافیوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ (APP Photo)

خاتمے پر نئے عزم کے ساتھ توجہ دی جائے گی۔

* صوبہ سرحد، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں اور بلوچستان سمیت پاک۔افغان سرحد کے ساتھ انتہا پسندی کے مکمل خاتمے کیلئے تعاون پر مبنی نئی کوششیں کرنے کے عزم کی تجدید کی گئی۔

* شدت پسندی کے خلاف جنگ میں امریکہ اور پاکستان کی فرنٹیئر کور اور دوسری سیکیورٹی فورسز کے درمیان اگلے مورچوں پر تعاون بڑھایا جائے گا۔

* دہشت گردی کے خلاف پاکستانی فوج کی استعداد بڑھانے کیلئے سیکیورٹی سے متعلق امریکی امداد پر خاص طور سے توجہ دی جائے گی۔

علاقائی امن، سلامتی اور استحکام کے فروغ کیلئے اشتراک عمل

* بین الاقوامی امن فوج، پاکستان اور افغانستان کے درمیان سہ فریقی کمیشن کو مستحکم کرنا۔

* اس موسم خزاں میں پاکستان اور افغانستان کے مشترکہ جرگے کے انعقاد کیلئے کوششوں میں مدد دینا۔

* اس موسم خزاں کے دوران اسلام آباد میں اقتصادی تعاون کی علاقائی کانفرنس کے آئندہ اجلاس کا اہتمام کرنا۔

* پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کم کرنے، اعتماد بڑھانے اور تمام تصفیہ طلب مسائل کے حل کیلئے جامع مذاکرات کے عمل کی حوصلہ افزائی کرنا۔

وزیراعظم گیلانی نے امریکہ میں قیام کے دوران ان کی، ان کی اہلیہ اور ان کے وفد کے ارکان کی میزبانی پر صدر بش اور امریکی عوام کا شکریہ ادا کیا۔

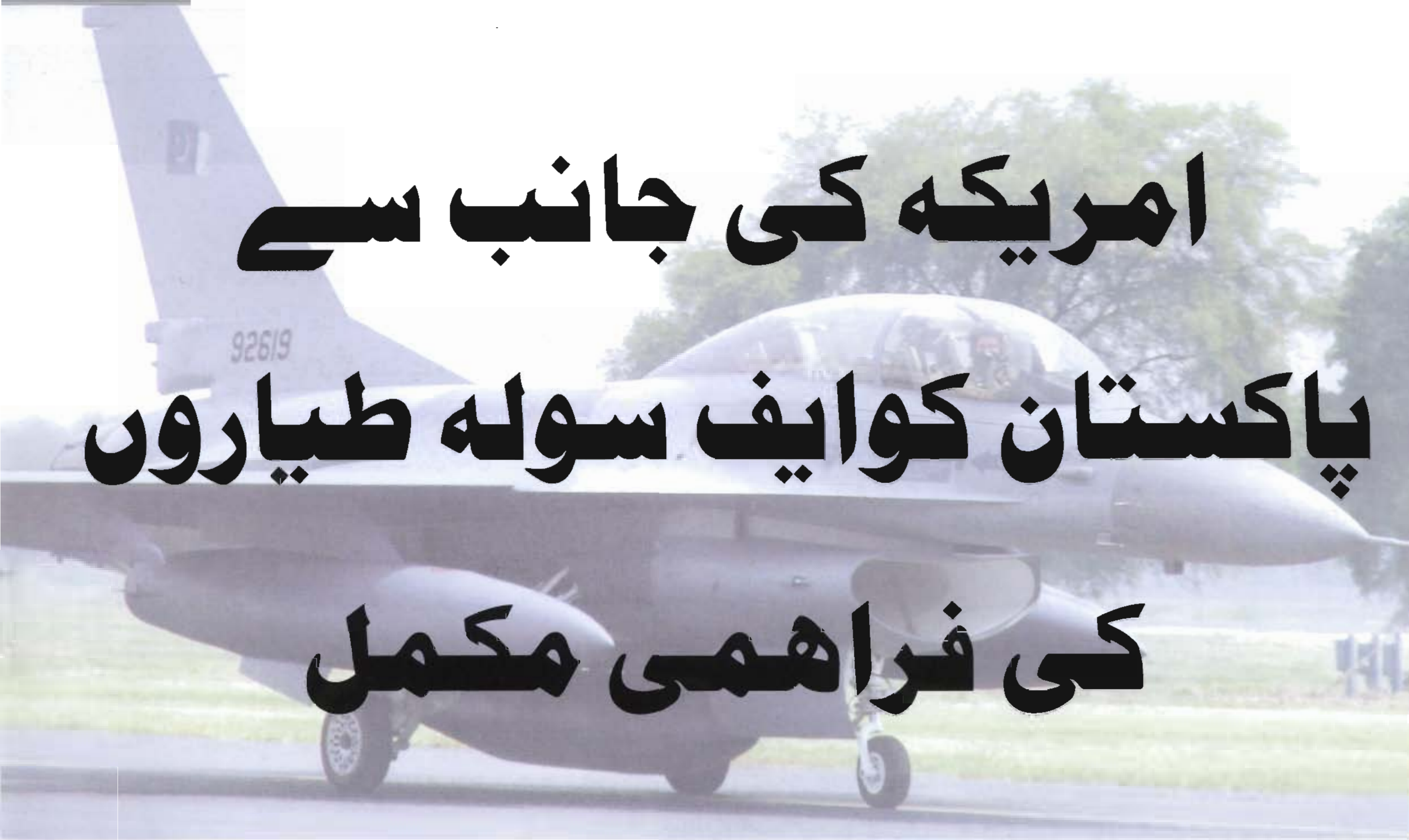

امریکہ کی جانب سے پاکستان کو ایف سولہ طیاروں کی فراہمی مکمل

امریکی سینٹرل کمانڈ کے قائم مقام کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل مارٹن ای ڈیمپسی نے 28 جولائی 2008ء کو سرگودھا کے پاکستان ایئر فورس بیس مصحف پر منعقد ہونے والی ایک تقریب میں سولہ ایف سولہ جنگی طیاروں کے آخری چار طیاروں کی کھیپ پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر چیف مارشل تنویر محمود احمد کے حوالے کی۔

تقریب میں حکومتِ امریکہ کی جانب سے امریکی سفارتخانہ کی قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن ای کینڈلیس پٹنم، پاکستان میں امریکی دفاعی نمائندے کے دفتر کے چیف ریئر ایڈمرل مائیکل لی فیور اور لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے شرکت کی۔

حوالے کی جانے والی موجودہ کھیپ سے امریکہ کی جانب سے 14 ایف سولہ طیاروں کی فراہمی مکمل ہوگئی،

F-16 طیاروں کی فراہمی کی ایک گزشتہ تقریب کے موقع پر پاکستانی فضائیہ کے ایک اہلکار ڈپٹی چیف آف مشن پیٹر بوڈی کو سوونیئر پیش کر رہے ہیں۔

موقع پر موجود پاکستانی اور امریکی اہلکاروں کی گروپ فوٹو

جو اُس نے پاکستان کو فارن ملٹری سیلز پروگرام کے تحت دینے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ ان 14 طیاروں میں سے پہلے دو طیارے دسمبر 2005ء میں، دو مزید طیارے جولائی 2007ء میں، دو فروری 2008ء میں، چار جون 2008ء میں اور آخری چار 28 جولائی کو پاکستان کے حوالے کئے گئے۔

حکومتِ امریکہ نے پاکستان کو یہ طیارے قیمتاً نہیں دیئے ماسوائے اُن کی تیاری اور امریکہ سے پاکستان نقل و حمل کے اخراجات کے۔ پاکستان کے حوالے کئے گئے طیاروں کی قیمت تقریباً 6.4 ملین ڈالر فی طیارہ ہے۔

پاک فضائیہ کے چیف آف ایئر سٹاف، ایئر چیف مارشل تنویر محمود احمد سرگودھا میں مصحف ایئر بیس پر امریکی سینٹرل کمانڈ کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل مارٹن ای ڈیمپسی کو ایف سولہ طیاروں کی پاکستان حوالگی کی تقریب کے موقع پر سووینئر پیش کر رہے ہیں۔

یوایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آر نیز کمپیوٹر کے آلات الیکشن کمیشن کے سیکریٹری کنور دلشاد کے حوالے کر رہی ہیں۔

پاکستان کے انتخابی نظام کی اعانت کیلئے یوایس ایڈ کی امداد

حکومتِ امریکہ نے 22 جولائی کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کو یوایس ایڈ کے ذریعہ ساڑھے چار لاکھ ڈالر مالیت کا انفارمیشن ٹیکنالوجی ہارڈ ویئر عطیہ کیا ہے۔ان آلات کے ذریعہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو پاکستان کی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کو بہتر بنانے، اپ ڈیٹ کرنے اور برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔

یوایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آر نیز نے کہا ہے کہ درست انتخابی فہرستوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔یوایس ایڈ جو ہارڈ ویئر الیکشن کمیشن آف پاکستان کو دے رہا ہے، انتخابی فہرستوں کی کاملیت کو یقینی بنانے کی صلاحیت کو بہتر بنائے گا۔

یہ آلات یوایس ایڈ کے 18 ملین ڈالر مالیت کے پاکستان الیکٹرول سپورٹ پراجیکٹ کا حصہ ہے، جو ملک بھر میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے دفاتر میں نصب کیا جائے گا اور اس سے الیکشن کمیشن رائے دہنگان کی فہرستوں کو مستعدی سے درست طور پر اپ ڈیٹ کر سکے گا۔ یوایس ایڈ نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ہیڈ کوارٹرز اور چاروں صوبائی الیکشن کمیشنر کے دفاتر میں حال ہی میں بھرتی کئے گئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے عملہ کو تربیت بھی فراہم کی ہے۔اس تربیت سے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اپنے ہی عملہ کے ذریعہ اِن آلات کی دیکھ بھال اور استعمال کو یقینی بنایا گیا ہے۔

2006ء سے یوایس ایڈ کے پاکستان الیکٹورل سپورٹ پراجیکٹ پر انٹرنیشنل فاؤنڈیشن فار الیکشن کمیشن سسٹمز کے ذریعہ عمل درآمد کیا جا رہا ہے اور یہ ادارہ الیکشن کمیشن آف پاکستان سے مل جل کر رائے دہندگان کے ناموں کے اندراج کے معاملات پر کام کر رہا ہے۔ اس پراجیکٹ کے ذریعہ پاکستان کی پہلی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرست تیار کی گئی، رائے دہندگان کے ناموں کا اندراج کرنے والے 45 ہزار اہلکاروں کے لئے تربیتی پروگرام وضع کیا گیا اور 2008ء کے عام انتخابات کے لئے شفاف بیلٹ باکس مہیا کئے گئے۔

سفیر این ڈبلیو پیٹرسن وفاقی وزیر کھیل نجم الدین خان کو فٹبال کی تربیت کے سامان کی کٹ پیش کر رہی ہیں۔ پاکستان فٹبال ایسوسی ایشن (ویمن ونگ) کی صدر روبینہ عرفان بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔

امریکی امداد سے پاکستان میں فٹبال کا فروغ

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 27 جون 2008ء کو جناح اسپورٹس کمپلیکس اسلام آباد میں پہلے آل پاکستان انٹرکلب ویمن فٹبال ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے "پاکستان میں نوجوانوں میں فٹبال کے فروغ کے لئے امریکی امداد جاری رکھنے اور اس میں اضافہ" کے لئے 26,420 ڈالر کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا۔

امریکی سفیر نے فٹبال کے جوشیلے شائقین کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ہم نئے کھلاڑیوں کے ایک سمر کیمپ اور کوچنگ کیمپ کے لئے بھی مالی اعانت فراہم کریں گے تاکہ وہ بھی فٹبال سے لطف اندوز ہوں اور اس کے جوش و جذبہ میں شامل ہوسکیں کیونکہ یہ کھیل اس ملک میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔"

امریکی محکمہ خارجہ نے دنیا بھر میں نوجوانوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے پروگرام کے تحت اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کے ذریعہ اس ٹورنامنٹ کے لئے امداد فراہم کی۔ اس پروگرام کے ذریعہ، جس کا مقصد نوجوانوں کو مثبت تعلیمی سرگرمیوں کے مواقع فراہم کرنا ہے تاکہ وہ بین الاقوامی تعاون اور مفاہمت میں اپنا کردار ادا کریں

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ فٹبال کی تربیت کے اس تجربہ سے آپ کو دیگر سرگرمیوں میں بھی فائدہ ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ ایک کامیاب ٹیم کے کھلاڑی میں وہی خوبیاں ہوتی ہیں جو آپ کاروبار، سیاست، تعلیم اور زندگی میں کامیاب رہنماؤں میں دیکھتے ہیں۔

امریکی سفیر نے فاتح ٹیم کو سخت محنت کرنے پر اور ٹورنامنٹ میں شریک دیگر ٹیموں کو غیر معمولی کوششیں کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ اُنہوں نے کھلاڑی لڑکیوں کے والدین کے "اپنی بیٹیوں کو فٹبال کے کھیل میں حصہ لینے کی اجازت دینے کے فیصلے" کو سراہتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں لڑکیوں کے لئے فٹبال کوئی عام کھیل نہیں ہے۔

سفیر پیٹرسن نے ٹورنامنٹ میں شریک کھلاڑی لڑکیوں کو امریکی کالجوں اور جامعات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی دعوت دی اور کہا کہ یہ ادارے اچھے کھلاڑیوں کو اکثر اوقات وظائف بھی دیتے ہیں۔

اِس موقع پر وفاقی وزیر کھیل نجم الدین خان نے اظہار خیال کرتے ہوئے پاکستان میں کھیلوں کی ترویج کے لئے امریکی سفارتخانہ کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں سفیر پیٹرسن نے وزیر کھیل نجم الدین خان اور پاکستان فٹبال فیڈریشن وومن ونگ کی صدر روبینہ عرفان کو فٹبال کے تربیتی مواد سے متعلق "ٹریننگ ریسورس کٹ" پیش کی۔

مہمان پہلے کل پاکستان انٹرکلب ویمن ٹورنامنٹ کا فائنل میچ دیکھ رہے ہیں۔ (تصویر میں بائیں سے) ڈائریکٹر جنرل وزارت کھیل سید میر حمزہ، افغان ریفیوجی کمشنر عبدالرؤف خان، وفاقی وزیر کھیل نجم الدین خان، سفیر این ڈبلیو پیٹرسن، فٹبال ایسوسی ایشن (ویمن ونگ) کی صدر روبینہ عرفان اور پاکستان فٹبال ایسوسی ایشن کی کوآرڈینیٹر فرشتہ علی شریف بیٹھی ہوئی ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اور وفاقی وزیر کھیل نجم الدین خان کا پہلے کل پاکستان انٹرکلب ویمن فٹبال ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچنے والی ٹیموں کی کھلاڑیوں کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

جوزی باس نیشنل لائبریری آف پاکستان اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کے زیراہتمام تربیتی ورکشاپ کے شرکاء سے خطاب کررہی ہیں۔

امریکی سماجی رہنما جوزی باس کراچی میں امریکی قونصل خانہ اور ویمن میڈیا سینٹر کے تعاون سے منعقد ہونے والی تربیتی ورکشاپ میں شرکاء سے خطاب کررہی ہیں۔

سِول سوسائٹی

لابنگ اور وکالت کی مہارتیں ب

نیشنل لائبریری آف پاکستان اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کے زیراہتمام تربیتی ورکشاپ کے شرکاء

ممتاز امریکی سماجی کارکن اور ماہر تربیت مس جوزی باس نے چار سے اکیس جون تک کراچی، پشاور، لاہور اور اسلام آباد میں ورکشاپس منعقد کیں اور ''مفید اداروں کے قیام کے لئے قیادت کی اہمیت واضح کی۔'' مس باس نے، جو امریکی سفارتخانے کی دعوت پر پاکستان آئی تھیں، صحافیوں، سول سوسائٹی کے کارکنوں اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ''قیادت دراصل دوراندیشی اور مستقبل کے تقاضوں کو سمجھنے کا نام ہے۔ کسی لیڈر کی سب سے بڑی میراث اس کے قائم کردہ ادارے ہوتے ہیں، جو طویل عرصے تک قائم رہتے ہیں اور خدمات انجام دیتے ہیں۔'' مس باس امریکہ میں قائم ایک ادارہ انوا کنسورشیم کی بانی اور پرنسپل ہیں جو تربیت فراہم کرتا ہے۔ امریکی سفارتخانہ نے پاکستان میں ان کی تربیتی ورکشاپس کے لئے، مالی اعانت فراہم کی۔ جوزی باس نے پاکستان میں منعقد کی جانے والی ورکشاپس میں لابنگ اور وکالت کی مہارت پر تفصیلی اظہار خیال کیا۔ ان ورکشاپس میں شرکا کو بتایا گیا کہ کسی معاملے کے حق میں لابنگ کرنے اور قوانین منظور

ممتاز امریکی سماجی رہنما اور تربیت کار جوزی باس اور امریکی کلچرل اتاشی کانسٹینس جونز نیشنل لائبریری میں امریکی سفارتخانہ کے زیراہتمام منعقد ہونے والی ورکشاپ کے شرکاء کے ہمراہ۔

جوزی باس اور امریکی کلچرل اتاشی کانسٹینس جونز نیشنل لائبریری آف پاکستان اسلام آباد میں تربیتی ورکشاپ میں شریک ہونے والی ایک خاتون کے ساتھ۔

امریکی سماجی رہنما جوزی باس کراچی میں امریکی قونصل خانہ اور ویمن میڈیا سینٹر کے تعاون سے منعقد ہونے والی تربیتی ورکشاپ میں شرکاء سے خطاب کررہی ہیں۔

کے کارکنوں کی
ڑھانے کیلئے تربیتی ورکشاپس

پشاور میں تربیتی ورکشاپ کے شرکاء کا ممتاز امریکی سماجی رہنما جوزی باس کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

جوزی باس (وسط) اور امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی کراچی کے ویمن میڈیا سینٹر میں تربیتی ورکشاپ کے شرکاء کے ساتھ کھڑی ہیں۔ ویمن میڈیا سینٹر کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر فوزیہ شاہین انتہائی دائیں جانب کھڑی ہیں۔

کرانے کے لئے کس طرح کوششیں کی جانی چاہیئیں اور کیا طریقہ کار اختیار کیا جانا چاہئے۔ مس باس نے قوانین میں تبدیلی کیلئے غیر سرکاری تنظیموں اور خصوصی مفاداتی گروہوں کے ذریعہ موثر لابنگ کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا: ''این جی اوز اور اس طرح کے دیگر مفاداتی گروہ اس بات کو یقینی بنانے میں بہت منفرد اور طاقتور کردار ادا کرسکتی ہیں کہ پارلیمانی ایجنڈے میں لوگوں کے مفادات سے تعلق رکھنے والے معاملات کو شامل کیا جائے۔ موثر وکالت اور منتخب سرکاری نمائندوں کے ساتھ لابنگ کرنے سے خواتین اور اقلیتوں کے مفادات سمیت ایسے بہت سے قوانین کی تیاری میں مدد ملتی ہے، جن کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔'' مس جوزی باس سرکاری اداروں کے ساتھ تعلقات اور سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کو مشاورت فراہم کرنے کا 30 سال سے زائد کا تجربہ رکھتی ہیں۔ وہ نو سال قبل قائم کئے گئے ایلوا کنسورشیم کے ذریعے وہ دنیا بھر میں لیڈروں کو تربیت فراہم کرتی ہیں۔ انھوں نے دورۂ پاکستان کے دوران پارلیمنٹ کی منتخب خاتون ممبران سے بھی ملاقات کی۔

انڈر سیکریٹری آف سٹیٹ برائے اقتصادی امور، توانائی وزراعت ریوبین جیفری اسلام آباد میں پاکستانی وزیر خارجہ و پیٹرولیم شاہ محمود قریشی سے ملاقات کررہے ہیں۔

امریکی انڈر سیکرٹری خارجہ کا مستحکم معاشی حکمت عملی کی ضرورت پر زور

انڈر سیکریٹری آف سٹیٹ برائے اقتصادی امور، توانائی وزراعت ریوبین جیفری پشاور میں دیئے گئے ایک ظہرانے میں ایک تاجر رہنما سے محوگفتگو ہیں۔

امریکی انڈر سیکریٹری خارجہ برائے اقتصادی امور، توانائی و زراعت ریوبن جیفری نے جولائی 19-17 تک پاکستان کا دورہ کیا۔ اس دورہ کا مقصد وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے دورۂ امریکہ سے قبل امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کے پس منظر میں اقتصادی امور پر گفتگو کرنا تھا۔

انڈر سیکریٹری جیفری نے وزیراعظم گیلانی اور دوسرے سینئر سرکاری حکام اور نجی شعبہ کے نمائندوں سے اسلام آباد، کراچی اور پشاور میں ملاقاتیں کیں۔

انہوں نے امریکہ کے پاکستان کے ساتھ دیرپا، وسیع اور اسٹریٹجک تعلقات کی اہمیت پر زور دیا۔ انڈر سیکرٹری جیفری اور حکومت پاکستان کے اہلکاروں نے مضبوط معاشی پالیسیوں کی اہمیت پر گفتگو کی جو تیل اور خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرسکیں اور ایک مستحکم، جمہوری اور خوشحال پاکستان کے لئے معاون ثابت ہوں۔

انہوں نے غربت کے خاتمہ، نجی شعبہ کی ترقی، مختلف ہنر سے متعلق تربیت، زراعت، تعلیم اور قرضوں تک رسائی سے متعلق امور پر بھی گفتگو کی۔

ریوبن جیفری اور سرکاری حکام نے پاکستان میں بالعموم اور توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں بالخصوص نئی سرمایہ کاری کے فروغ پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے حکومتی اہلکاروں اور نجی شعبہ کے نمائندوں کو امریکی کانگریس میں تعمیر نو کے مواقع پر مبنی زون (ROZ) کے حوالے سے قانون سازی سے بھی آگاہ کیا۔ اس قانون سازی کے ذریعہ فاٹا اور صوبہ سرحد کے علاقوں میں اقتصادی ترقی کی حوصلہ افزائی ہوگی جس کے ذریعہ اس علاقے میں کام کرنے والے کارخانے اپنا مال بغیر ڈیوٹی کے امریکہ کو برآمد کرسکیں گے۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اسلام آباد میں عالمی یوم آبادی کی مناسبت سے ہونے والی ایک تقریب میں قومی آبادی کنونشن سے خطاب کر رہی ہیں۔

آبادی وصحت عامہ کا سروے خدمات کی فراہمی میں مشعل راہ ثابت ہوگا

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار پاپولیشن اسٹڈیز نے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کو پاکستان میں 2006-2007ء کے دوران آبادی اور صحت عامہ کے بارے میں کئے گئے ایک سروے کی رپورٹ پیش کی جو حکومتِ پاکستان کی جانب سے عالمی یوم آبادی کی مناسبت سے منائی جانے والی تقریبات کا ایک حصہ تھی۔ پاکستان میں آبادی اور صحت عامہ کے بارے میں سروے کے ذریعہ ملک میں عورتوں اور بچوں کی صحت کی حالت کی تازہ ترین اور درست تصویر سامنے آتی ہے۔

سفیر پیٹرسن نے 11 جولائی 2008ء کو اسلام آباد میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں آبادی اور صحت عامہ کے بارے میں سروے کے ذریعہ پاکستان میں لوگوں کو طبی سہولیات کی فراہمی کے طریقہ کار کو تبدیل کرنے کے لئے ایک ٹھوس بنیاد میسر آتی ہے۔ پاکستان میں اپنے پیشہ سے مخلص صحت عامہ کے ماہرین اِس سروے کے ذریعہ اُن مقامات اور شعبوں کی نشاندہی کر سکیں گے، جہاں سہولتوں کی اشد ضرورت ہے اور وہ اس بات کو یقینی بنا سکیں گے کہ حکومت کے منصوبہ ان ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) کی مالی اعانت سے کرایا گیا یہ سروے 14 برسوں میں پہلی بار پاکستان میں قومی سطح پر ماؤں کی شرح اموات کے بارے میں تازہ ترین صورتحال پیش کرتا ہے۔ اس سروے سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت قومی سطح پر ماؤں کی شرح اموات 276 فی لاکھ ہے اور دیہات میں یہ شرح نسبتاً زیادہ ہے۔ پاکستان نے اس صدی کے آغاز میں اس شرح کو 2015ء تک کم کر کے 140 تک لانے کا ہدف مقرر کیا تھا۔

اسلام آباد میں منعقد ہونے والے قومی آبادی کنونشن کے شرکاء

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ "اب جبکہ ہم پاکستانی خاندانوں کے لئے کی جانے والی کوششوں میں شریک ہو رہے ہیں تو میں امید کرتی ہوں کہ یہ سروے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ مجھے اعتماد ہے کہ تعاون، منصوبہ بندی اور انتھک کام کے ذریعہ ترقی کا سفر جاری رہے گا اور اس ملک کے لوگوں کے لئے ایک دیرپا اور مثبت ورثہ کا غماز ہوگا۔"

پاکستان میں آبادی اور صحت عامہ کے بارے میں سروے پاکستان میں گھرانوں کی سطح پر اپنی نوعیت کا سب سے بڑا جائزہ ہے۔ یہ جائزہ یوایس ایڈ کے 2.8 ملین ڈالر اقوام متحدہ کے فنڈ برائے آبادی اور اقوام متحدہ کے بچوں کی فلاح کے فنڈ کی اضافی امداد اور میکرو انٹرنیشنل کی فنی معاونت سے منعقد کرایا گیا۔ اس جائزہ کا بنیادی مقصد ماؤں اور نو زائیدہ بچوں کی صحت کی صورتحال کے بارے میں معلومات جمع کرنا تھا۔ اس سلسلہ میں ٹیموں نے ستمبر 2006ء سے فروری 2007ء تک ایک لاکھ گھرانوں کے بارے میں ان کے خاندان کے حجم، ازدواجی حیثیت، خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں کے متعلق شعور اور اُن کے استعمال، بچوں کو ماؤں کا دودھ پلانے، بچوں اور ماؤں کی شرح اموات اور ایچ آئی وی اور ایڈز کے بارے میں آگہی کے حوالے سے معلومات جمع کی گئیں۔

2008-2009ء میں نوجوانوں کے تبادلہ وتعلیمی پروگرام کے تحت منتخب کردہ 61 طالب علم 23 سے 27 جون تک کراچی میں روانگی سے قبل ایک معلوماتی پروگرام میں شرکت کے لئے جمع ہوئے۔ اُنہوں نے اپنے ہاتھوں پر روایتی حنا سے 6 اور YES کے الفاظ تحریر کئے ہیں جو اس پروگرام کے چھٹی سالگرہ کی عکاسی کرتے ہیں۔

نوجوانوں کا تبادلہ و تعلیمی پروگرام (YES)

زندگی بدل دینے والا سفر

تحریر: فرح کمال

ہر سال بڑی تعداد میں پاکستانی سکولوں کے طالب علم، ایک سال گزارنے مختلف امریکی ریاستوں میں جاتے ہیں۔ اُن کے اس دورے کا اہتمام نوجوانوں کے تبادلے اور مطالعے کے پروگرام (YES) کے تحت کیا جاتا ہے۔ یہ پروگرام گذشتہ چھ برس سے جاری ہے اور فی الوقت 61 طالب علم اگست 2008 میں امریکہ جانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

ایک نوجوان کے لئے ایک بڑا قدم ہوتا ہے کہ وہ پورے ایک سال تک اپنے گھر سے دُور رہے۔ تاہم پاکستان میں تعلیم اور وسائل کا بین الاقوامی نیٹ ورک (IEARN) غیر ملک کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے، آگے بڑھنے، دوسرے کنبے کے ساتھ رہنے اور اپنی ثقافت اور ملک کا اچھا سفیر بننے کیلئے ان طالب علموں کی تیاری میں خاصا وقت صرف کرتا ہے اور توجہ دیتا ہے۔

2003 سے بین الاقوامی تعلیم کی انجمن نے، جس کے تحت IEARN نیٹ ورک کام کرتا ہے، 300 سے زائد طالب علموں کا انتخاب اور انہیں امریکہ میں قیام کے لئے کامیابی سے تیار کیا۔ یس پروگرام کیلئے منتخب کئے جانے والے طالب علموں کا تعلق پاکستان کے شمال میں راکاپوشی کے پہاڑوں سے لیکر کراچی کے ساحل تک کے بہت سے جغرافیائی علاقوں تک سے ہوتا ہے۔

نوجوانوں کے تبادلہ وتعلیم کے شرکاء کیلئے روانگی سے قبل معلوماتی

پروگرام شرکاء کو ایک سال امریکہ میں گزارنے کی مطلوبہ مہارت اور پروگرام کے مقاصد حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ جون اور جولائی کی تعطیلات کا عرصہ IEARN سینٹر پاکستان میں ان طالب علموں کی بھرپور تیاری کیلئے بہت کارآمد ہوتا ہے جس کے بعد اگست میں یہ گروپ امریکہ روانہ ہوجاتا ہے۔ روانگی سے قبل معلوماتی پروگرام میں آن لائن ٹیکنالوجیز کا استعمال اور طالب علموں اوران کے اہل خانہ کے ساتھ بالمشافہ ورکشاپوں اور سیمینارز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مختلف حصوں کے طالب علم ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، دوست بناتے ہیں اور بڑے گروپ کے طور پر ایک دوسرے سے مضبوط تعلقات استوار کرتے ہیں۔

تمام طالبعلموں کو نوجوان سفیروں کے طور پر تیار کیا جاتا ہے۔

مختلف سرگرمیوں اور آن لائن منصوبوں سے طالب علموں کو حالات حاضرہ سے آگاہی اور سماجی خدمات کا تجربہ حاصل کرنے، تعلیم وتحقیق کی مہارت بڑھانے اور پاکستان کے علاوہ امریکہ کی ثقافت، تاریخ اور جغرافیہ کے بارے میں کئی طرح کے مطبوعہ مواد کے انتخاب، مطالعے اور تالیف کا علم سیکھنے کے مفید مواقع میسر آتے ہیں۔

کئی بالمشافہ ورکشاپوں اور اجلاسوں میں امریکی سفارتخانے اور قونصل خانوں کے سفارتکار اظہارِخیال کرتے ہیں۔دیگر مقررین میں صحافی، اساتذہ، سابق سفرا اور YES پروگرام کے سابق شرکاء شامل ہوتے ہیں۔ ان اجلاسوں کے موضوعات میں مسائل حل کرنا، ثقافتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنا، پاکستانی ثقافت پیش کرنا اور ملک کا چھوٹا سفیر بننا، امریکی معاشرے کی مختلف سماجی اور خاندانی زندگی کے مطابق خود کو ہم آہنگ کرنا اور تبادلے کے پروگرام کے تقاضوں، ضابطوں اور حدود کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا شامل ہے۔

اس بھرپور، موثر اور اجتماعی معاشرتی کوشش کے نتیجے میں ہر سال امریکی معاشرے میں پاکستانی یس طلبا کی کارکردگی نہایت عمدہ ہوتی ہے۔ امریکی سکولوں میں کھیلوں، اور تعلیم میں اعلی کارکردگی کے لحاظ سے پاکستانی طلبا ہمیشہ آگے ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی ہفتہ تعلیم میں، جو ہر سال نومبر میں منایا جاتا ہے، اِن طالب علموں کی کارکردگی نمایاں ہوتی ہے جہاں یہ طلبا شہری سفیر کے طور پر اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور امریکی معاشرے کے ساتھ بھرپور پاکستانی ثقافت اور ورثے کا تبادلہ کرتے ہیں۔ ہر سال بڑی تعداد میں YES پاکستانی طالب علم، بولڈر کولوراڈو میں ہونے والی یوتھ لیڈرشپ کانفرنس کے مقابلے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔اپنے امریکی میزبانوں کے ساتھ ان کا اشتراک عمل کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ وہ ان خاندانوں پر عمر بھر کا تاثر چھوڑ آتے ہیں جن کے ساتھ قیام کرتے ہیں اوران سے مضبوط دوستانہ تعلقات کے ساتھ وطن واپس لوٹتے ہیں۔

(فرح ایس کمال IEARN پاکستان کی کنٹری کوارڈینیٹر اور IEARN کی ایگزیکیٹو کونسل کی رکن ہیں۔)

2008-2009ء میں نوجوانوں کے تبادلہ وتعلیمی پروگرام کے تحت منتخب کردہ طلبا و طالبات کا امریکی سفارتخان کی شعبہ امور عامہ کی افسر کے ویب میفیلڈ اور کلچرل اتاشی کانسٹینس کولڈنگ جونز کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

پشتو ریڈیو ڈرامہ کے ذریعہ سماجی مسائل کے متعلق آگہی

پشاور یونیورسٹی اور کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبہ صحافت اور فنون لطیفہ کے طلباوطالبات فاٹا اور صوبہ سرحد کے نوجوان سامعین کے لئے ایک ریڈیو ڈرامہ "مشعل" براہ راست نشر کر رہے ہیں۔

وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد کے نوجوانوں کے لئے ثقافتی اور سماجی مسائل کے بارے میں ریڈیو پروگرام "مشعل" 17 ِ جولائی کو پہلی بار پشاور یونیورسٹی سے نشر کیا گیا، جسے مقامی طالبعلموں نے خود تحریر کیا اور اس میں خود صداکاری کے جوہر دکھائے اور خود تیار کیا۔

پشاور یونیورسٹی اور کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے طالبعلموں نے فاٹا اور صوبہ سرحد کی نوجوان نسل کی زندگیوں کے بارے میں پشتو زبان کے ریڈیو ڈراموں کی سیریز کا اسکرپٹ لکھنے، آواز ریکارڈ کرانے اور ناٹک تیار کرنے کے متعلق" ینگ ٹرائبل وائسز "کے عنوان سے منعقد ہونے والی ایک ورکشاپ میں حصہ لیا۔ پشاور یونیورسٹی کے ایف ایم ریڈیو اسٹیشن نے اسٹوڈیو میں سامعین کے سامنے پہلا پروگرام ریکارڈ کیا اور یہ یونیورسٹی کے کیمپس سے براہِ راست نشر کیا گیا۔

طالبعلموں نے پانچ ہفتوں کی ورکشاپ کے دوران ایجوکیشن آرٹس ریسورس سروسز انکارپوریٹڈ کے پرفارمنگ آرٹس کے اساتذہ کی ایک ٹیم کی مدد سے ریڈیو ڈرامے تیار کئے۔ اس ٹیم نے مائیکروفون کے سامنے صداکاری، اسکرپٹ نگاری اور ریڈیو ڈراموں کی تیاری کے حوالے سے فنی مہارتوں کے متعلق سیر حاصل لیکچرز دیئے۔ صحافت اور فنون لطیفہ کے طالبعلموں کے لئے اس ورکشاپ کا اہتمام پشاور میں امریکی قونصل خانہ اور پشاور یونیورسٹی کے شعبہ صحافت نے مشترکہ طور پر کیا۔

پروگرام نشر ہونے سے قبل ، پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عظمت حیات نے طالبعلموں کو اُن کی کوششوں پر مبارک باد پیش کی۔ امریکی قونصل خانہ کے قائم مقام پرنسپل آفیسر مائیکل اے ویا نے طالب علموں کے کام کو سراہا اور صوبہ میں نوجوانوں کو اظہار کے اس اہم ذریعہ کے قیام میں مدد دینے پر پشاور یونیورسٹی کا شکریہ ادا کیا۔

اس ورکشاپ کے انعقاد اور 17 ِ جولائی کو نشر ہونے والے پروگرام کا مقصد طالبعلموں میں ایسی مہارتیں پیدا کرنا تھا جس کے ذریعہ وہ اپنے علاقہ میں درپیش مسائل پر اپنی آراء اور فاٹا اور صوبہ سرحد کی نئی نسل کی قیادت کی جانب سے مستقبل کے بارے میں تصور پیش کرسکیں گے۔ ایجوکیشن آرٹس ریسورس سروسز نے ورکشاپ اس طرح ترتیب دی تھی کہ جس کے ذریعہ طالب علم ڈرامہ نگاری، اداکاری اور ریڈیو ڈراموں کی ریکارڈنگ کے بارے میں بنیادی مہارتوں کو آنے والے مہینوں اور سالوں میں جاری رکھ سکیں۔ اس نے شعبہ صحافت کو کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر بھی عطیہ کیا ہے تاکہ طالب علم تدوین اور ڈراموں کی ریکارڈنگ کی جدید ترین تیکنیک کو بروئے کار لانے کے قابل ہوسکیں۔

بھارتی اور پاکستانی نوجوانوں کی "سیڈز فار پیس" پروگرام میں شرکت

مفاہمت کے فروغ کے لئے امریکی کیمپ میں نوجوان رہنماؤں کی میزبانی

واشنگٹن ۔۔ عثمان منیر اور جہان لالکا فریزبی کے ایک کھیل کے دوران ہنس رہے تھے۔ پاکستان اور بھارت سے تعلق رکھنے والے یہ دونوں لڑکے اگر اپنے وطن میں ہوتے تو یہ ایک دوسرے سے شائد نہ مل پاتے۔ لیکن یہ دونوں آٹسفیلڈ ، مین ، میں "سیڈز فار پیس" کے بین الاقوامی کیمپ میں ایک دوسرے کے گہرے دوست بن چکے ہیں۔

لاہور سے تعلق رکھنے والے پندرہ سالہ عثمان کا کہنا ہے کہ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ میں بھارتی لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر مختلف معاملات اور تنازعات پر باتیں کروں گا۔ہم ایک دوسرے کے دوست بن گئے ہیں،ہم ایک دوسرے کے ساتھ شرارت اور ہنسی مذاق کرتے ہیں اور اکھٹے رہتے ہیں۔

سیڈز آف پیس کا پروگرام ایک صحافی جان والیچ نے 1993ء میں شروع کیا تھا تاکہ باہمی تنازعات والے علاقوں کے نوجوان رہنماؤں کو ایسی مہارتوں اور صلاحیتوں سے لیس کیا جائے جن کے ذریعہ وہ اپنے اپنے معاشروں کو مفاہمت کی جانب گامزن کرسکیں۔ یہ پروگرام 46 اسرائیلی، فلسطینی اور مصری لڑکوں اور لڑکیوں کے گروپ کے ساتھ شروع ہوا اور اب اس پروگرام کے شرکاء کی تعداد چار ہزار سے تجاوز کرچکی ہے۔

2001ء میں امریکی محکمہ خارجہ نے جنوبی ایشیا کے لئے اس پروگرام کو شروع کرنے میں اعانت کی۔جنوبی ومشرقی ایشیا کے بیورو نے بھارتی و پاکستانی طالبعلموں کے اس کیمپ میں وقت گزارنے اور واشنگٹن اور دیگر میزبان ملکوں میں اس پروگرام کو جاری رکھنے کے لئے فنڈز فراہم کئے ہیں۔

عثمان اور جہان ان 32 بھارتی اور پاکستانی طالب علموں میں شامل ہیں جنہیں ان کے اسکولوں اور علاقہ کے لوگوں نے اس کیمپ میں تین ہفتے گزارنے کیلئے نامزد کیا ہے۔اگرچہ وہ دیگر وفود بشمول مصر، اسرائیل ،اردن، امریکہ اور فلسطینی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طالب علموں کے ساتھ اکھٹے رہتے ہیں، کھانا کھاتے ہیں اور مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں،لیکن وہ روزانہ اپنے بھارت اور پاکستان کے وفود کے حالات حاضرہ کے علاقائی امور پر ڈیڑھ گھنٹے تک بات چیت کرتے ہیں۔روزانہ کے مباحثوں کے ذریعہ شرکاء اپنے اختلافات کو باعزت طریقے سے دُور کرتے ہیں۔

لاہور سے تعلق رکھنے والی 14 سالہ عزبیٰ شنہرہ کا کہنا ہے کہ یہ بات بڑی حیران کن تھی کہ ایک موقع پر ہم سب ایک نکتہ پر متفق تھے۔ ہمارے درمیان ہم آہنگی زبردست تھی۔اختلافات کو دُور کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ، بحث ومباحثہ سے دنیا کے متعلق بھی شرکاء کی سوچ تبدیل ہوتی ہے۔عثمان نے کہا کہ اس کیمپ میں آنے سے قبل جب میں بڑا ہوا تھا تو میں نے سوچا تھا کہ میں اپنے ملک کے لئے کچھ کروں گا۔لیکن اب میں یہ سوچتا ہوں کہ مجھے کچھ ایسا کرنا چاہیئے کہ پوری دنیا اس سے مستفید ہو۔کیمپ کے بعد بھارتی اور پاکستانی وفود محکمہ خارجہ کے حکام اور بھارتی و پاکستانی سفراء سے ملاقات کرنے کے لئے واشنگٹن گئے تاکہ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو نکھار سکیں۔ نائب وزیر خارجہ جان نیگروپونٹے نے 16 ِ جولائی کو گروپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ سے خطاب کیا۔

امریکی نائب وزیرخارجہ جان نیگروپونٹے اور معاون وزیرخارجہ برائے امور جنوبی ووسط ایشیا رچرڈ باؤچر کا 16 ِ جولائی 2008ء کو محکمہ خارجہ کے پروگرام سیڈز آف پیس کے جنوبی ایشیا سے تعلق رکھنے والے 32 نوجوان شرکاء کے ساتھ گروپ فوٹو۔تصویر میں پاکستان کے سفیر حسین حقانی اور بھارتی سفیر رونین سین اور سیڈز آف پیس کی شریک بانی مس جینیٹ والیچ بھی نمایاں ہیں۔

اُنہوں نے کہا کہ مذہبی اور ثقافتی رواداری کے ساتھ آپ کی وابستگی ، پُرامن بقائے باہمی اور مکالمہ پائیدار امن کے حصول کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔ اسی طرح ایک پُر امن اور پُر امید مستقبل کے خواب دیکھنا بھی اُتنا ہی اہم ہے۔تخیل خارجہ پالیسی کا ایک ایسا پہلو ہے جس کی اہمیت کا کم اندازہ لگایا گیا ہے۔ایک بہتر مستقبل کا مسلسل تصور بھی ایک چیلنج ہے اور اس تصور کو حقیقت کا روپ دینا اُس سے بڑا چیلنج ہے۔

امریکی سفارتخانہ اور قونصل خانوں میں یومِ آزادی کی تقریبات

امریکی سفارت خانہ کے میرین سیکورٹی گارڈ کا پرچم بردار دستہ 4۔ جولائی کو امریکہ کے یوم آزادی کے موقع پر تقریب میں شریک ہے۔تصویر میں پیپلز پارٹی کے رہنما مخدوم امین فہیم اور سینٹر انور بیگ نمایاں ہیں۔

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اپنی رہائش گاہ پر امریکہ کے 232 واں یوم آزادی کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اپنی رہائش گاہ پر امریکہ کے 232 واں یوم آزادی کی تقریب کے موقع پر پنجاب کے صوبائی وزیر بلدیہ و کمیونٹی ڈیولپمنٹ سردار دوست محمد کھوسہ اور دیگر مہمان کیک کاٹ رہے ہیں۔

امریکی قونصل جنرل کے اینسکی اپنی رہائش گاہ پر 4۔ جولائی کو یوم آزادی کی تقریب میں خطاب کر رہی ہیں۔ مہمانان خصوصی گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد اور وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔

آزادی کی خواہش ایک عالمگیر حقیقت ہے

یومِ آزادی 2008ء پر صدر بش کا پیغام

میں یومِ آزادی پر تمام امریکیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

دوسو سال سے زائد عرصہ پہلے ہمارے بہادر، حوصلہ منداور دوراندیش بزرگوں نے اعلانِ آزادی پر دستخط کئے اور اس طرح اپنی زندگی، قسمت اور عزت و وقار کو آزادی سے وابستہ کر دیا۔ ہمارے بزرگوں نے قدیم اور لازوال اقدار کو اپنی رہنمائی کا ذریعہ بنا کر دنیا کے سامنے یہ اعلان کیا کہ آزادی ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔اس اعلان کے ذریعے انھوں نے انسانی تاریخ کے ایک عظیم الشان باب کا آغاز کیا۔چار جولائی کو ہمارا ملک انہی عظیم ہستیوں کے کارناموں کی یاد مناتا ہے اور آزادی کے ساتھ اپنی غیر متزلزل وابستگی کا اظہار کرتا ہے۔

یہ آزادی ہی کی تڑپ تھی، جس نے ہمارے وطن کے بانیوں کو حوصلہ دیا اور یہ آزادی کی عالمگیر حقیقت پر اعتماد اور یقین ہی ہے، جو ہماری قوم کی رہبری کرتا ہے۔

ہم اس موقع پر مسلح افواج میں خدمات انجام دینے والے ماضی اور حال کے ان تمام مرد و خواتین کو خاص طور پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جنھوں نے آزادی کی پکار پر لبیک کہا اور اُن اقدار کی حفاظت کی، جو امریکہ کو دنیا کا عظیم ترین ملک بناتی ہیں۔

خداوند امریکہ پر اپنی برکتیں نازل فرمائے!